قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعہ 7 فروری 2020ء | 12 جمادی الثانی 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:33

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَ کَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا ﴿۲۹﴾

(الکھف:29)

ترجمہ:اور تُو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

رسول اللہؐ کو دی گئی فضیلت

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:مجھے پانچ ایسے فضائل عطا کئے گئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔میری ایک مہینہ کی مسافت کے برابر رعب کے ذریعہ مدد کی گئی ہےاور تمام زمین میرے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی ہے...مال غنیمت کو میرے لئے حلال قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ تھا مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ پہلے تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لئے تھے جبکہ مجھے تمام بنی نوع انسان کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوۃ)

فرمان خلیفہ وقت

تمام رسولوں سے افضل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’آپؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ آپؐ تا قیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام بخشا ہے کہ آپؐ کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔ آپؐ کو وہ مہرِ نبوت عطا ہوئی ہے جو تمام سابقہ انبیاء پر ثبت ہو کر ان انبیاء کے نبی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ آپؐ کو وہ مقامِ خاتم النبیین ملا ہے جس کے اُمّتی کو بھی نبوت کا درجہ ملا اور آپؐ کا اُمّتی اور عاشق صادق ہونا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو نبوت کا مقام دیا گیا۔ آپؐ کا قربِ خدا وندی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے کہ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی (النجم:9) یہ اللہ تعالیٰ سے قرب کی انتہا ہے...پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو تاقیامت خدا کے پیارے اور افضل ہیں۔ آپؐ سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدے بھی ہمیشہ پورے ہوتے رہیں گے۔ ہر زمانے میں دشمنانِ اسلام اپنے انجام کو پہنچتے رہے ہیں اور پہنچتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں آپ ﷺ کی بلند شان کے نظارے اور خدا تعالیٰ کا آپؐ سے پیار کا سلوک دکھاتا چلاجائے۔ اور ہم حقیقی رنگ میں... ایسے مومن بننے کی کوشش کریں جس کی آنحضرت ﷺ نے اپنی امت سے توقع کی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 28 جنوری 2011ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

سورۃ فاتحہ کے حقائق و دقائق

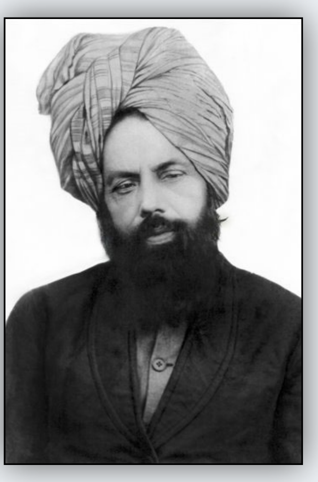

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’سورۃ فاتحہ میں اِس قدر حقائق و دقائق و معارف جمع ہیں کہ اگر اُن سب کو لکھا جائے تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے کہ جو اس سورہ میں سکھائی گئی ہے یعنی اِھۡدِنَا الصراط المستقیم ...یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلّی اپنے اندر رکھتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہیں پا سکتے اور نہ اُس کے فوائد سے متنفع ہو سکتے ہیں جب تک کہ ہمیں اس کے پانے کے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کے جس قدر مشکل اور پیچیدہ امور ہیں خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ واریوں کے متعلق ہوں اور خواہ سپہ گری اور جنگ و جدال سے تعلق رکھتے ہوں اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہوں اور خواہ صناعت طبّ کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور میں کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جب تک کہ ان کے بارہ میں ایک مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہئے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت میں یہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سربستہ کے بارے میں ایک لمبے وقت تک رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو چلانا اس بات کو چاہتا ہے کہ اُس کام کے لئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کے لئے اصل دعا راہ نکالنے کی دعا ہے جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ میں آ جائے تو یقیناًوہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کے لئے ایک راہ رکھی ہے مثلاً کسی بیمار کاٹھیک ٹھیک علاج نہیں ہو سکتا جب تک اُس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتویٰ دے دے کہ اس راہ میں کامیابی ہوگی بلکہ کوئی انتظام دنیا میں ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ میں لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسی لئے دوسری سورۃ میں جو سورۃ البقرہ ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع میں ہی فرمایا گیا ہے ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ یعنی انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہیں۔ پس یہ دعا یعنی دعااھدنا الصراط المستقیم...ایک جامع دعا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19ص 58،60)

اس شمارہ میں

- دربار خلافت
- غزل
- صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی دلیل۔دمدار ستارے
- علم دوستی
- جماعت سرینام کی ایک پروگرام میں شرکت
- سالانہ امن کانفرنس گلاسگو

اداریہ

دینی کاموں میں نظام اخوت

اخوت و مساوات اساس ہے مذہب کی اور خدا کی توحید و وحدانیت کی۔ یہ وہ نظریہ حیات ہے جو رنگ و نسل سے بالا، قومیت اور وطنیت کے امتیاز سے پاک اور احترام آدمیت کا علمبردار ہے اور یہی مرکزی نکتہ ہے جو تمام انسانوں کو بلا مذہب و ملت ایک لڑی میں پروتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۴﴾ (الحجرات:14)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

آنحضورﷺ نے فرمایا: ’’تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر فوقیت نہیں ما سوائے تقویٰ کے۔‘‘

(قرطبیؒ)(بیہقی۔شعب الایمان 5137)

اسلام سے قبل معاشرہ خلفشار اور منانقشت کا شکار تھا۔ ہر طرف ظَھَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ کا دور دورہ تھا۔ احترام آدمیت کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مگر آنحضور ﷺ کی بعثت کے بعد اسی معاشرہ میں بسنے والے لوگ بااخلاق ہوتے گئے، باخدا بنے اور خدا نما ہوتے گئے۔ طبقاتی نظام ختم ہوا اور آنحضور ﷺ نے ان تمام کو بھائی بھائی بنا دیا۔ آپؐ فرماتے ہیں۔اِنَّ الۡعِبَادَۃَ کُلُّھُمۡ اِخۡوَۃٌ (مسند احمد) کہ تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ حتیٰ کہ غلاموں کو بھی بھائی بنا یا اور کہا گیا کہ ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ان کو وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اور فرمایا حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ اور خود ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا کہ وَابۡغُوۡنِیۡ فِی الضُّعَفَاءِ کہ مجھے غرباء اورکمزوروں میں تلاشی کرو آپؐ اس عورت کی قبر پر بھی پہنچ گئے۔ جو مسجد کے صحن میں جھاڑو لگاتی تھی اور آنحضورﷺ کی سیکیورٹی کے پیش نظر اسے رات کے اندھیرے میں دفن کر دیا تھا اور ایک دفعہ تو آنحضورﷺ نے ایک غریب کی آنکھیں پیچھے سے بھینچ دیں۔ اس کے بھانپنے پر وہ اپنا جسم آنحضور ﷺ کے جسم کے ساتھ برکت کی خاطر رگڑنے لگا۔ آپؐ نے جب اخوت کا نظام جاری فرمایا تو انصار صحابہؓ نے مہاجر صحابہؓ کے لئے بے مثال قربانیاں دیں۔ ان کو اپنے اموال اور جائیداد میں حصہ دار قرار دے دیا۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی صحابہؓ رسولؐ کے اسوہ اور طریق کو اپناتے ہوئے آپس میں اخوت اور بھائی چارہ کے نظام کو فروغ دیں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی کرنا سیکھیں۔ ایک دوسرے کے لئے ایثار کرنا سیکھیں۔

اس نظام کو روحانی طور پر بھی ہم آپس میں فروغ دے سکتے ہیں۔ جیسے نمازوں میں جو سست ہیں ان کی ایسے افراد کے ساتھ اخوت قائم کی جا سکتی ہیں جو نمازی ہیں۔ گاڑی رکھنے والے افراد نمازوں میں سست افراد کو ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ یہ اخوت تلاوت قرآن کریم میں قائم ہو سکتی ہے، نفلی روزوں میں ہو سکتی ہ، حتیٰ کہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن میں کی جا سکتی ہے۔ جو ایسے احمدی کو اخبار پڑھائے، پڑھ کر سنائے۔ ویب سائٹ یا ایپ سے آگاہ کرے یا ہر احمدی اس اہم روحانی نہر سے فائدہ اٹھا سکے۔

یہاں احمدی احباب کے استفادہ کے لئے ویب اورایپ وغیرہ کی تفصیل دی جارہی ہیں۔

www.alfazlonline.org

ANDROID APP ON Google play

غزل

ہم ہی وہ ہیں جو کہ چاہت کی زباں بولتے ہیں
اور ہی ہونگے جو نفرت کی زباں بولتے ہیں

آپ کو اپنا کہا، آپ بُرا مان گئے
ہم تو شاعر ہیں ، محبت کی زباں بولتے ہیں

ہم نے سیکھے ہیں ہنر سارے قرآں سے لوگو
اس کے ہی نُور سے حکمت کی زباں بولتے ہیں

زہے قِسمت کہ بسی خاکِ مدینہ دِل میں
ہم کو پہچانو کہ سنّت کی زباں بولتے ہیں

خاک کر دیتے ہیں باطِل کی دلیلوں کو ہمیش
پہلواں ربّ کے صداقت کی زباں بولتے ہیں

پہنچی تبلیغ زمینوں کے کناروں تک ہے
وقفِ نو اپنے قیامت کی زباں بولتے ہیں

اے مسیحا تیرا ہر بول ہی ہوگا پورا
لفظ دِل کے تیرے قدرت کی زباں بولتے ہیں

ہو گا مغرب سے طلوعِ شان سے دینِ اسلام
ربّ کے اِلہام یہ قِسمت کی زباں بولتے ہیں

سُنتے ہیں ارض و سما کان لگا کر سارے
ابن منصور خِلافت کی زباں بولتے ہیں

بات کرتے ہیں تو لمحے بھی مہک اُٹھتے ہیں
شجرِ گل کیسی یہ نکہت کی زباں بولتے ہیں

دُکھ بدل جاتے ہیں راحت میں دُعا سے اِن کی
آسماں والے یہ رحمت کی زباں بولتے ہیں

اشک تھمتے ہی نہیں سُن کے ہمارے یارا
ایسی خطبے میں نصیحت کی زباں بولتے ہیں

ایسے ہی لفظ نہیں چیختے ہیں شاعروں کے
جانے کس درد کی وحشت کی زباں بولتے ہیں

دھواں اُٹھتا ہے دلوں سے یہ ہمارا ہر سُو
ہم ہیں پردیسی جو ہجرت کی زباں بولتے ہیں

اے وطن تُو بھی یہ قُدرت کے اِشاروں کو سمجھ
تیرے حالات قیامت کی زباں بولتے ہیں

آگ لگ جاتی ہے جب بھی یہ دہن کھولتے ہیں
ملّاں کیا دیس کے نفرت کی زباں بولتے ہیں

عبدالجلیل عبادؔ ۔ جرمنی

اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت کے شاہکار دُمدار ستاروں کا ظہور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے

عبد السمیع خان۔غانا

دمدار ستاروں کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے کئی دمدار ستارے ظاہر ہوئے جو ایک لمبے عرصہ کے بعد منظر عام پر آئے اور یہ بھی اتفاق نہیں کہ یہ ستارے ایسے سالوں اور حالات میں ظاہر ہوئے جب حضورؑ کی طرف سے غیر معمولی اعلان اور دعاوی ہو رہے تھے۔دمدار ستارے بہت بڑی تعداد میں نظام شمسی میں پائے جاتے ہیں اور سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ زیادہ وقت سورج سے دور ہوتے ہیں اور نظر نہیں آتے جب سورج کے قریب ہوتے ہیں تو دمدار ستارے کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو سورج کے گرد اپنا چکر 200 سال میں اور بعض ہزاروں سال میں مکمل کرتے ہیں اور بہت کم ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم زمین سے بغیر دوربین کے دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ستارہ ذوالسنین یا دمدار ستاروں کے نکلنے کی پیشگوئی احادیث اور اسلامی لٹریچر میں موجود ہے ایک حدیث میں ہے کہ امام مہدی کی ظہور کی 10علامات ہیں اور پہلی علامت دمدار ستارے کا طلوع ہونا ہے۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 268 از علامہ باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

مشہور محدث نعیم بن حماد نے اپنی کتاب الفتن میں کئی روایات صحابہؓ اور دوسرے راویوں سے جمع کر دی ہیں جن کو متعدد کتب میں نقل کیا گیا ہے مثلاً حضرت ابن مسعودؓ اورحضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرق سے ایک ستارہ نکلے گا وہ زمین پر اس طرح روشن ہوگا جس طرح 14 ویں کا چاند۔ پھر لکھا ہے ایک ستارہ ظاہر ہو گا جس کی کئی دمیں ہوں گی۔

(کتاب الفتن نعیم بن حماد جلد 1صفحہ 225۔229 باب علامات من السماء حدیث 625۔642)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی سے قبل مشرق میں ستارہ ذوالسنین طلوع ہو گا یہ وہ ستارہ ہے جو طوفان نوحؑ کے وقت، ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے کے وقت، فرعون کی غرقابی اور یحیٰؑ کی شہادت کے وقت نکلا تھا اور یہ طلوع کسوف شمس و قمر کے بعد ہو گا۔

(کتاب الفتن نعیم بن حماد جلد 1صفحہ 224 حدیث نمبر 623)

خالد بن معدان سے روایت ہے کہ مشرق میں نور کا ایک ستون طلوع ہو گا جسے تمام اہل زمین دیکھیں گے۔

(کتاب الفتن جلد 1 ص227۔231 حدیث نمبر 633۔647)

حضرت مجدد الف ثانی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے(مکتوبات امام ربانی صفحہ 226 مکتوب نمبر 68 بنام خواجہ شریف الدین حسین)نیز حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان اور اقتراب الساعہ میں نور الحسن خان نے بھی اس کا ذکر کیاہے۔

1835ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیدائش ہوئی اسی سال ہیلی کا دمدار ستارہ (halley comet) ظاہر ہوا جو دنیا کے مشہور ترین دمدار ستاروں میں سے ہے۔

ماموریت کا سال اور Great Comet

1882ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا۔ اس لئے یہ سال اس دور کی تاریخ میں نہایت اہم ہے۔ اسی سال 1882ءمیں ذوالسنین ستارہ طلوع ہوا جسے دم دار ستارہ بھی کہتے ہیں۔سائنسی اصطلاح میں اسے great cometکہا جاتا ہے۔ great comet ہر ایسے دم دار ستارے کو کہتے ہیں جو غیر معمولی روشن ہو جائے اور ماہرین فلکیات کے حلقے سے نکل کر عوام الناس میں بھی پذیرائی حاصل کرلے۔یہ ستارہ 1882ء میں نظر آنا شروع ہوا پہلے تو صرف طلوع آفتاب سے قبل نظر آتا تھا اور دن کی روشنی میں غائب ہو جاتا تھا مگر بعد میں اتنا نمایاں ہوگیا کہ سورج کی موجودگی میں بھی زمین سے بآسانی دیکھا جا سکتا تھا۔ ایک بار سورج کی روشنی میں بادلوں کے پیچھے سے دکھائی دے رہا تھا اس لئے اسے پچھلے ایک ہزار سال میں سب سے زیادہ روشن اور غیر معمولی ستارہ قرار دیا گیا۔ یہ ستارہ فروری 1883ء تک بغیر کسی آلے کے نظر آتا رہا آخری مرتبہ سپین میں جون1883ءمیں دیکھا گیا۔

متفرق دمدار ستارے

ان کے علاوہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے مختلف اہم سالوں میں یہ ستارے ظاہر ہوتے رہے۔ مثلاً 1874ءمیں جون سے اگست تک دمدار ستارہ ظاہر ہوا۔ اسی سال میں حضورؑ کوخواب میں ایک فرشتہ نے نان دیتے ہوئے ایک جماعت کی بشارت دی۔ 1860ء سے لے کر 1879ءتک 20 سال کے دوران 3غیر معمولی چمک رکھنے والے comet ظاہر ہوئے۔ لیکن 1880ء سے ان کا ایک سلسلہ شروع ہؤا اور 3 سال کے دوران بڑی چمک والے 4دمدار ستارے دکھائی دیئے۔31 جنوری 1880ءکو ایک اور دمدار ستارہ دکھائی دیا جو 15 فروری تک آلات کی مدد کے بغیر نظر آتا رہا۔22 مئی 1881ءکوجنوبی افق پر ایک نیا دمدار ستارہ نظر آیا جو جولائی تک نظر آتا رہا، مئی 1882ءتا جولائی 1882ء ایک اور دمدار ستارہ نظر آتا رہا۔ اس کے بعد 1882ء والا عظیم ستارہ دکھائی دیا۔اس کے بعد1887ء میں 18 جنوری سے30 جنوری تک ایک ستارہ جنوبی کرہ ارض میں دکھائی دیا۔

1879ءجو براہین احمدیہ کی تصنیف کے آخری مراحل کا سال ہے اور 1896ء میں جو جلسہ مذاہب عالم میں اسلام کی فتح کا سال ہے ستارے نظر آئے پھر 1901ء میں 12۔اپریل تا 4مئی ایکcometدکھائی دیا۔

(دمدار ستاروں کے متعلق کئی تفاصیل الفضل 3 ستمبر 2010ءاور الفضل انٹرنیشنل 22مارچ 2019ءسے لی گئی ہیں۔ اصل حوالے ان کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ستاروں کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا ۔

’’تیسرانشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کے طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعودؑ کا وقت مقررتھا اور مدت ہوئی کہ وہ طلوع ہو چکا ہے اسی کو دیکھ کر بعض عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22ص205)

پھر فرمایا۔

’’نواب صدیق حسن خان صاحب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی موعود کے ظہور کے وقت میں نکلے گا۔چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نےاس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 330)

ستارے ٹوٹنے کا نشان

ستارے ٹوٹنے کے نشان کا اشارہ سورۃ الانفطار آیت 3 سے ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑفرماتے ہیں۔

ستاروں کا متواتر ٹوٹنا جیسا کہ آیت وَاِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ سے ظاہر ہوتاہے۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 242)

1885ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ ماموریت کا اعلان عام فرمایا۔ کثرت سے اشتہارات اور خطوط کے ذریعہ عام دنیا کو بھی اور عالمی لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں کو نشان نمائی کی دعوت دی۔ اسی سال 1885ء میں شہب ثاقبہ کا نشان ظاہر ہوا۔28نومبر1885ء کی رات کو کثرت سے ستارے ٹوٹے جس کی خبر ہندوستان کے علاوہ یورپ امریکا اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ شائع کی گئی۔

اسی طرح شہاب ثاقب گرنے کا ایک اور اہم واقعہ 1907ء کا ہے 31 مارچ 1907ء کو ہندوستان میں آگ کا ایک بڑا شعلہ آسمان پر ظاہر ہؤا۔اور 700 میل تک جابجا زمین پر گرتا ہوا دیکھا گیا۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک شہاب ثاقب تھا جس کے پیچھے ایک لمبی دوہری دھار ایسی تھی جیسا کہ دھواں ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق اخبارات کی اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے انفرادی گواہیاں جو خطوط کی شکل میں حضورؑ کو موصول ہوئی تھیں۔ اپنی کتاب حقیقۃالوحی میں اکٹھی کر دی ہیں۔

(حقیقۃالوحی،روحانی خزائن جلد22 ص 517)

1908ء کا دمدار ستارہ

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات 1908ء میں ہوئی حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ایک ماہ بعد ہی دمدار ستارے سے ہونے

والا معلوم انسانی تاریخ کا سب سے بڑا impact event پیش آیا جسے tunguksa event کہا جاتا ہے۔ 30جون 1908ء کو روس میں ایک دریا کے کنارے ایک زور دار دھماکہ سنا گیا جو دراصل دمدار ستارے کے پھٹنے سے ہوا تھا جو زمین سے 5 سے 10 کلومیٹر بلندی پر پھٹ گیا مگر کئی سو کلومیٹر دور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اس کی شدت ہیروشیما پر گرائے جانے والے بم سے ایک ہزار گنازیادہ تھی اور 2150 مربع کلومیٹر رقبہ سے درختوں کا صفایا ہوگیا۔ یہ واقعہ اگر انسانی آبادی میں پیش آتا تو ایک بڑا شہر تباہ ہو سکتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"مفسروں نے لکھا ہے کہ آنحضرتﷺ کے وقت میں جب بہت ستارے ٹوٹے تھے تو اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرتﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ جو ستارے وغیرہ ہوتے ہیں ان کا اثر زمین پر ضرور ہوتا ہے۔ میرے دعوے سے پہلے اس قدر ستارے ٹوٹے تھے کہ ایسی کثرت آگے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ستاروں کی آپس میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ کوئی سو دو سو ایک طرف تھے اور سو دو سو ایک طرف تھے۔ ہمارے لئے گویا وہ ایک پیش خیمہ تھے۔ اس طرف سے اُس طرف نکل جاتے تھے اور اُس طرف سے اِس طرف نکل جاتے تھے۔

میرے خیال میں تو کسوف و خسوف کا بھی خاص اثر زمین پر ہوتا ہے دمدار ستارے کا پیدا ہونا ایک خارق عادت امر ہے۔ آسمان پر اس کا ظاہر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر بھی ضرور کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوگا۔ آئندہ زمین پر جو خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں ان کے لئے یہ پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس طرف ہمیں الہام بھی ہو رہے ہیں کہ آئندہ خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 260)

سابقہ انبیاءاور فلکی نشانات

صحیح بخاری سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریمﷺ کے وقت میں بعض آسمانی تغیرات کی انبیاء بنی اسرائیل نے خبر دی تھی۔ چنانچہ روم کا عیسائی بادشاہ ہرقل جب زمانہ نبویؐ میں دورہ کرتے ہوئے ایلیا کے مقام پر آیا تو ایک دن صبح کے وقت اس کی طبیعت بہت ناساز تھی وہ علم ہیئت کا ماہر تھا اور رصد گاہوں میں بیٹھ کر ستاروں کو دیکھا کرتا تھا۔ اس نے کسی کے پوچھنے پر بتایا کہ آج رات جب میں ستاروں کا معائنہ کر رہا تھا تو میں نے وہ علامات دیکھیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کا بادشاہ یعنی نبی آخر الزمانؐ ظاہر ہو گیا ہے۔ (صحیح بخاری باب بدء الوحی)

رسول کریمﷺ کے زمانہ میں شہب بھی گرے اور اس کثرت سے گرے کہ کفار نے خیال کیا کہ شاید آسمان اور زمین تباہ ہونے لگے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر سورۃ الجن زیر آیت انالمسنا السماء)

انجیل میں ہے کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش کے وقت ایک ستارہ ظاہر ہوا جسے دیکھ کر کئی مجوسی یروشلم میں آئے اور بادشاہ ہیرودیس نے ان کی مدد سے مسیحؑ کی جائے پیدائش پر اطلاع پائی۔ (متی باب 2 آیت 1 تا 12)

شہب کا انبیاء سے تعلق

شہب کے گرنے کا نبی کے ساتھ کیا تعلق ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"یہ امر واقعات اور احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کے ظہور کی علامت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے شہب کا گرنا سنت کے طور پر مقرر کر رکھا ہے اس کی ظاہری وجہ تو یہ ہے کہ تا اس آسمانی نشان کو دیکھ کر لوگ اس وسوسہ سے نجات پائیں کہ شاید اس کے معجزات کسی انسانی تدبیر کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مگر کوئی تعجب نہیں کہ اس کے علاوہ بھی کوئی مخفی وجہ نبی کے زمانہ میں شہب کے گرنے کی ہو اور اس میں کوئی روحانی تاثیرات بھی ہوں جو گو انسانی نگاہ سے مخفی ہوں۔ لیکن ان شیطانی تدابیر کا ازالہ کرنے میں مد ہوتی ہوں جو انبیاء کے دشمن کرتے رہتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد 4 ص37 سورۃ الحجر)

اسلام اورعلم نجوم

اس مضمون کے حوالہ سے ستاروں کے متعلق کسی وہم کا شکار نہیں ہونا چاہئے یہ سب خدا کے دست قدرت کے شاہکار ہیں اور

منشاء خداوندی کے تابع ہیں ذاتی طور پر لاشے محض ہیں۔ علم نجوم اور ستاروں کی تاثیرات کس حد تک قابل قبول ہیں اور اسلام کیا رہنمائی کرتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا فیصلہ کن بیان ملاحظہ ہو۔

"علم نجوم یا تاثیرات نجوم کا تعلق جہاں تک حقائق سے ہے یہ ہرگز اسلام کے خلاف نہیں۔ قرآن کریم ہمیں قوانین نیچر سیکھنے کا خود حکم دیتا ہے پس یہ ناممکن ہے کہ ایک طرف تو وہ علم ہیئت میں حکمتیں رکھے، ان کے سیکھنے کا حکم دے اور پھر جو ان حکمتوں کو سیکھنا چاہے اس پر شہب مارے جائیں۔ اسلام وہم اور شک سے روکتا ہے۔ پس جہاں تک ان علوم کا تعلق تخمین اور وہم سے ہے وہ ناجائز ہیں اور جب ان کو مذہب کی طرح سمجھا جاتا ہے وہ شرک بن جاتے ہیں ستاروں کی حرکات میں تاثیرات یقیناً ہیں۔ لیکن وہ قانون قدرت کا ایک جزو ہیں ہزاروں امور ایک وقت میں تاثیر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اپنی ذات میں کامل تاثیر جو دوسرے کی محتاج نہیں صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ پس ستارے کیا کسی اور مادی سبب کے متعلق بھی اگر کوئی شخص خیال کرے کہ وہ قطعی اور یقینی تاثیر رکھتا ہے تو وہ مشرک ہے......... ستاروں کی تاثیرات میں اول تو سینکڑوں وہمی باتیں شامل کر دی گئی ہیں۔ لیکن جو علمی طور پر ثابت ہیں وہ بھی ہزاروں اسباب میں سے ایک سبب ہے مسبب الاسباب خدا ان کا نگران اور موکل ہے پس اسی پر توکل چاہئے۔"

(تفسیر کبیر جلد4 ص 45 سورۃ الحجر)

الغرض کثیر زمینی اور آسمانی نشانات سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ آپؑ نے سچ فرمایا۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

****

تنزانیہ میں دو مساجد کا افتتاح

تنزانیہ کے ایک ریجن میں دو مساجد کا افتتاح ہوا جن میں سے ایک مسجد مبارک نیانگاؤ "Masjid Mubarak Nyangao" ہے اور دوسری مسجد "مسجد تقویٰ" ڈینیمبو (Dinembo) ہے۔ ان دونوں مساجد کا افتتاح مکرم طاہر محمود چوہدری امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے مورخہ 23دسمبر 2019ء کو کیا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ روزنامہ الفضل لندن مورخہ 4فروری 2020ء آن لائن ہوچکی ہے تصویری جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

مسجد مبارک کی تختی

مسجد تقویٰ کی تختی

امیر صاحب مسجد تقویٰ کا افتتاح کرتے ہوئے

امیر صاحب تنزانیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے

طارق حیات

علم دوستی اور علم پروری کے ایمان افروز واقعات

احمدیہ لٹریچر سے ایسے چند واقعات کا انتخاب یہاں پیش کیا جارہا ہے جن کا مطالعہ احمدی طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے کا جذبہ پروان چڑھانے اور نیکی و تقویٰ میں ترقی کرنے،اپنے پیش روؤں کی طرح ''مثالی طالب علم'' بننے کا سبب ہوگا نیز ان کا مطالعہ اور دہرائی احمدی والدین و بزرگان کے لئے رہنمائی و نگرانی کے لحاظ سے بھی مفید ٹھہرے گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کوتعلیم و تربیت کے میدان میں نمونہ بننے کی طرف متوجہ فرماتے رہتے ہیں،کیونکہ جماعت احمدیہ عالمگیر جہاں تعلق باللہ، عبادات، مالی قربانی، مخلوق خدا کی ہمدردی اور یگر تمام صفات حسنیٰ میں نمونہ اور بے مثل ہے اسی طرح درس و تدریس اور تعلیم کے میدان بھی مثال ہے۔نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی معاشرہ میں تعلیم و تربیت ایک وسیع شعبہ ہے اوراس کے کئی پہلوہیں۔ مگر مشاہدہ بتاتا ہے کہ جو خدام اور اطفال تعلیمی میدان میں درست رفتار و مناسب معیار کے ساتھ محوسفر ہوں وہاں تربیتی مسائل نسبتاً کم پیش آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے سے لے کر آج تک جماعت احمدیہ کی شہرت اور بحیثیت مجموعی پہچان علم دوست جماعت کی ہے۔

مثلاً حضرت مسیح موعو دعلیہ السلام کی حین حیات میں پادری گرسفورڈ نے The Messiah Of Qadian نامی جماعت کا مختصر تعارف تیار کیا تو لکھا کہ

''ایسا ارادہ معلوم ہے کہ قادیان تحریک احمدیت کا تعلیمی مرکز ہوگا۔مرزا صاحب کا قادیان کا ہائی سکول ترقی کی منازل طے کرتا ہوا سیکنڈری کالج کے درجہ تک پہنچ چکا ہے اور معیاری تعلیم سے آراستہ کررہا ہے ، یہاں اس حقیقت کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امسال یونیورسٹی کے امتحان میں عبرانی کا مضمون لینے والا پنجاب کا واحد طالب علم قادیان سے تھا۔ جبکہ مزید ایک طالب علم نے داخلہ کے امتحان کے لئے اور ایک نے انٹرمیڈیٹ کے درجہ کے امتحان کے لئے عبرانی زبان کا انتخاب کیا ہے۔''

(ملخص از کتاب The Messiah of Qadian by Rev. H. D. Grisword M.A. صفحہ 12)

ذیل میں احمدیہ لٹریچر سے ایسے چند واقعات کا انتخاب پیش کیا جارہا ہے جن کا مطالعہ جہاں احمدی طلباء و طالبات کو تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے کا جذبہ پروان چڑھانے اور نیکی و تقویٰ میں ترقی کرنے،اپنے پیش روؤں کی طرح ''مثالی طالب علم'' بننے کا سبب بنے گا وہاں احمدی والدین و بزرگان کے لئے مشعل راہ اور رہنمائی و نگرانی کے لحاظ سے بھی مفید ٹھہرے گا۔

• بلند ہمت والدین

حضرت حکیم حافظ مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کوعمر بھرتحصیل علم اور فروغ علم کے ساتھ ایک خاص اور غیر معمولی شغف رہا، اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ دراصل میرے والد صاحب محترم کی وجہ سے مجھے یہ شوق پیدا ہوا۔ فرمایا:

''میرے باپ کو اپنی اولاد کی تعلیم کا بہت شوق تھا۔مدن چند ایک ہندو عالم تھا وہ کوڑھی ہوگیا۔ لوگوں نے اسے گاؤں سے باہر مکان بنا دیا ۔ میرے باپ نے اس کے پاس میرے بھائی کو پڑھنے کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے کہا۔ خوبصورت بچہ ہے کیوں اس کی زندگی کو ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ اس پر میرے باپ نے کہا کہ مدن چند جتنا پڑھ کر اگر میرا بیٹا کوڑھی ہوگیا تو کچھ پروا نہیں۔تم بھی اپنے بچوں کے ایسے باپ بنو۔ میرا باپ ایسا بلند ہمت تھا کہ اگر وہ اِس زمانہ میں ہوتا تو مجھے امریکہ بھیج دیتا۔''(حیات نور صفحہ 2)

• غیرمعمولی منزل

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جب بغرض تعلیم حکیم علی حسین کے پاس لکھنو تشریف لے گئے تو آپؓ فرماتے ہیں کہ

''......کچھ عذر معذرت کے بعد حکیم صاحب کی ... پیشکش منظور کرلی... پھر حکیم صاحب نے فرمایا۔ طب کہاں تک پڑھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا افلاطون کے برابر۔ حالانکہ مجھے قطعاً خبر نہ تھی کہ افلاطون کوئی حکیم ہے یا طبیب۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کچھ تو ضرور ہی پڑھ لو گے۔ اگر کسی چھوٹے کا نام لیتے تو میرے دل کو بہت صدمہ پہنچتا کیونکہ ہر انسان اپنی غایت مطلوب تک نہیں پہنچتا۔''

(حیات نور صفحہ 28)

• انتہائی مشکلات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح موعودؓ اپنی ظاہری تعلیم کے متعلق فرماتے ہیں کہ

''میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے جس طرح پڑھا ہے اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھاتے تھے اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتادیتے تھے اور بعض اوقات سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گزارنا پڑتا تھا اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا اسی وقت میرا معدہ خراب ہواتھا۔''

(سوانح فضل عمر ، جلد اول صفحہ 111)

• صرف محنت کا صلہ

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ طالب علمی میں آپ کو ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا امتحان کے دنوں میں بعض لڑکوں کو اگلےروز ہونے والے امتحانی پرچہ کا علم ہوگیا۔ انہوں نے نصف شب آپ کو جگایا او ر امتحانی پرچہ کی نقل دینا چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ''میں صرف اصل محنت کا صلہ لینے کا حق دار ہوں جو میں نے کی۔ جو نمبر مفت ملتے ہیں وہ میں کبھی نہ لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی اس کے لئے میری طرف سے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دیجئے۔ یہ سن کر پرچہ بردار دوست شرمندہ ہوکر چلے گئے (الفضل 2مئی 1971ء)

• بیماری اور امتحان

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے 14 سال کی عمر میں باوجود مرض آشوب چشم کے ، میٹرک کے امتحان میں شمولیت اختیار کی اور فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے اور اپنے مدرسہ (امریکن مشن ہائی سکول سیالکوٹ) میں اول آئے۔

• شدید مخالفت

میٹرک کے بعد15 سال کی عمر میں چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کو گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل کروادیا گیا۔ اس زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت ہورہی تھی۔ میں ڈارمیٹری روم میں اکیلا احمدی تھا۔ ہم کل آٹھ طالب علم اس کمرہ میں رہتے تھے ۔ دو تین ان میں سے کبھی شرارت پراتر آتے تھے مجھ دق کرتے۔ پہلے سال گرمیوں کی تعطیلوں میں جب میں گھر گیاتو میں نے والد صاحب کی خدمت میں گزارش کی کہ میری رہائش کا انتظام ہوسٹل کے باہر کردیا جائے۔ وجہ معلوم ہونے پر انہوں نے فرمایا تم ابھی سے گھبرا گئے ہو ، زندگی میں تمہیں اس سے بھی بہت بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔ اگرا بھی برداشت کی عادت نہیں ڈالو گے توآگے چل کر کیا کروگے۔ میں خاموش ہوگیا۔

انٹرمیڈیٹ کے دونوں سالوں میں گرمیوں میں مجھے آشوب چشم کی بڑی سخت تکلیف رہی اور آزمائشی امتحانات میں سے اکثر میں تو شمولیت ہی اختیار نہ کرسکااور بعض میں بہترین کارکردگی نہ دکھاسکا۔

یونیورسٹی کے امتحانات کی تیاری کے لئے سردیوں کے تین چار مہینے میسر آگئے ان آخری مہینوں میں اوسطاً دس بارہ گھنٹے توجہ سے مطالعہ کرلیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کمال فضل اور رحم سے مجھے یونیورسٹی کے امتحان میں کامیابی عطافرمائی۔ (تحدیث نعمت ص7)

• درسی کتب بھی جلادیں

سیدناامیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس نے محترم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

''ڈاکٹر صاحب شہید نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں ہی تعلیم الاسلام سکو ل اور کالج میں لی۔ نہایت ذہین اور ہونہار طلباء میں ان کا شمار ہوتاتھا۔پھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں میڈیکل کی تعلیم شروع کی۔ وہاں پڑھائی کے دوران احمدیت کی وجہ سے طلباء نے کافی مخالفت کی۔ کتابیں اور سامان وغیرہ جلادیا۔ جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے ربوہ واپس آگئے ۔ پھر حالات بہتر ہوئے توپھر دوبارہ جا کر تعلیم شروع کی۔ ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا''

(الفضل انٹرنیشنل لندن، 20جون 2014ء)

• ایک مثالی طالب علم

محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی ہمشیرہ مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ بھائی جان کی زندگی کا محور تعلیم سے شغف ہوتا تھا اس لئے بیکار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے ۔ اور تعلیم کی طرف توجہ ہوتی تھی۔

گھر میں ان کا ٹائم ٹیبل کچھ یوں ہوتا تھا صبح اٹھے، نماز، قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ناشتہ کرنا، گھر کے دھلے استری سے بےنیاز کپڑے پہنے، بستہ بغل میں دبانا اور سب کو خداحافظ السلام علیکم کہہ کر (جب تک سائیکل نہیں خریدا تھا) پیدل سکول جاتے تھے۔ رستہ میں کوئی ہم کلاس مل گیا تو پہاڑے یاد کرتے ہوئے سکول جاپہنچے۔ سادگی ، عاجزی اور اطاعت کا دخل ان کی زندگی میں بہت تھا۔ لکھنے اور پڑھنے میں ان کا اپنا ہی اندازتھا۔ ایک طرف میز پر کتابیں ایک طرف کاپیاں، پنسل، سلیٹ، سلیٹی، ہمارے بچپن میں سکول میں ہولڈر اور نب، قلم، دوات، اور تختی ہواکرتی تھی۔ جس سے سب بچے لکھا کرتے تھے قلم سے ہی تختی پر خوشخطی کی مشق کرائی جاتی تھی۔

ذہن میں یہ عادت ڈال دی گئی تھی کہ رات کوجلدی سو جانا ہے اور صبح اذان کے ساتھ ہی اٹھنا ہے۔ لیکن بھائی جان تو سب سے پہلے جاگ کر اپنے کمرے میں پڑھ رہے ہوتے تھے۔ یہ ان کا معمول ہی دیکھا ، چھٹی کے دن بھی نہیں سویا کرتے تھے۔

سردی ہویا گرمی ایک بڑا سا کوٹ زیب تن ہوتا تھا۔ اس کے اندر کی جیب میں چھوٹے سائز کا ترجمہ قرآن کریم، دعاؤں کی کتاب، پاسپورٹ، کاغذات، اوپر سامنے کی جیب میں لاتعداد پن موجود ہوتے۔ غالباً ان کے وزن کے برابر کوٹ تھا۔ ایک بار جانے لگے تو وہ کوٹ میں نے ہی ان کو پہنایا اور بے تکلفی سے پوچھا کہ آپ اتنا وزن کیوں اٹھاتے ہیں ۔ فالتو چیزیں بکس میں رکھ لیں۔ فرمایایہ ضرورت کا سامان ہوتا ہے۔ میرے پاس وقت نہیں ہوتا کہ بار بار بکس سے نکالوں۔

پاکستان میں آمد پر ایک ضروری امر یہ ہوتاتھا کہ وہ تقریباً جہاں بھی جاتے مختلف کتابیں ضرور خریدتے۔اگر خود نہ لے جا سکتے تھے توبعد میں پارسل کے ذریعہ پہنچ جاتیں۔ کسی پر بار نہیں ہوتا تھا کہ کوئی آئے تو لیتا آئے۔ کسی پر بوجھ ڈالنا تو عادت نہ تھی ۔ بک سیلرز خود ہی پارسل کرتے تھے۔ اکثر کتابیں اٹلی لے جاتے تھے۔ لندن میں آپ کا گھر حقیقتاً کتابوں سے ہی سجا ہوا ہے۔ کمرہ میں کئی شیلف نہایت سلیقہ سے کتابوں سے ترتیب سے بھرے ہوئے ہیں۔جن میں ایک بہت بڑا حصہ مختلف ممالک سے لائے ہوئے قرآن کریم سے بھی مزین کیا ہوا ہے۔

جھنگ شہر میں ایک ہمارا آبائی مکان ہے جسے بھائی جان نے نوبیل انعام ملنے کے بعد 1979ءمیں حکومت پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ کو ''ان ہاؤس'' میوزیم بنانے کے لئے دے دیاتھا۔ دوسرا مکان ہمارے والد صاحب نے تعمیر کرایا تھا۔ جس میں تین کمرے، ایک بیٹھک، ایک سٹور اور ایک برآمدہ ہے۔ کمروں کے سامنے ایک کشادہ صحن ہے ۔ ایک کمرہ میں ٹرنک اور دوسرا گھریلو سامان رکھا ہوتا تھا۔ بھائی جان اسی کمرہ میں پڑھائی کرتے اور سوتے بھی تھے۔ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک میز رکھی ہوتی تھی جس پر وہ اپنی

کتابیں وغیرہ رکھتے تھے۔

(ماہنامہ خالد، ڈاکٹر عبدالسلام نمبر، صفحہ 56-57 ستمبر 2004ء)

• طالب علم اور دعوت الی اللہ

حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ کے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ لکھتے ہیں۔

طالب علمی کے ایام میں میں نے اس امر کا بغور مطالعہ کیا کہ حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے متعدد نسخے منگوا کر رکھتے تھے۔ اور نہایت ہی فراخ دلی سے ان لوگوں کو دیتے تھے جو ذرہ بھی شوق ظاہر کریں۔ معمولی قیمت کی کتابیں نہیں براہین احمدیہ جیسی قیمتی کتاب......“

(سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین۔ صفحہ 209)

• تعلیم کے ساتھ کھیل بھی ضروری

رسالہ ریویو آف ریلیجنز، اردو میں رپورٹ بابت کارکردگی مدرسہ احمدیہ شائع ہوئی۔لکھا۔

”ہمارا مدرسہ ضلع میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ ٹورنامنٹ کے موقع پر کل انعامات میں سے قریباً نصف تعلیم الاسلام ہائی سکول نے حاصل کئے حالانکہ ضلع میں دو سرکاری اور دو مشنریوں کے اعلیٰ درجہ کے ہائی سکول ہیں۔ بچوں کی جسمانی ورزش کی طرف ماسٹر عبدالرحیم خاص توجہ رکھنے کے باعث خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔فجزاہ اللہ “

(ریویو آف ریلیجنز اردو۔ فروری 1910ء صفحہ 80)

• آغاز سے ہی محنت کی عادت

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان سکول کے ابتدائی درجوں میں اپنے والد محترم کے مقرر کردہ ٹائم ٹیبل کے مطابق اس طرح دن گزارتے تھے۔ فرمایا:

”تجویز کردہ پروگرام کے مطابق مدرسے کے ابتدائی درجوں میں ہی ملازم صبح ہوتے ہی مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا ، وہاں سے میں مدرسے چلا جاتا، میرا کھانا مدرسے بھیج دیا جاتا، مدرسے سے میں پھر ٹیوٹر کے پاس چلا جاتا ۔ وہیں میرے لئے گھر سے دودھ آجاتا۔شام کو میں کھانے کے لئے گھر آتا۔ کھانا ختم ہوتے ہی ملازم مجھے ٹیوٹر کے پاس چھوڑ آتا اور رات کو مجھے واپس گھر لے آتا۔“

(تحدیث نعمت، صفحہ 14)

• قرآن کریم مقدم رہے

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے کو قرآن کریم کا ترجمہ آجائے۔ پہلے انہوں نے حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان کو مولوی عبدالکریم صاحب اور پھر مولوی فیض الدین صاحب کے پاس بھجوایا۔ آشوب چشم کی وجہ سے باقاعدہ حاضر نہ ہوسکتے تھے ، لہذا رفتار سست رہی۔

آپ روایت کرتے ہیں۔

”جب میٹریکولیشن کے امتحان میں صرف 6 ماہ باقی رہ گئے تو والد صاحب نے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کہاں تک پڑھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ساڑھے سات پارے ختم کئے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اس رفتار سے تو تم شائد کالج جانے تک دس پارے بھی نہ مکمل کرسکو اور میری بڑی خواہش ہے کہ کالج جانے سے پہلے تم سارے قرآن کا سادہ ترجمہ ضرور سیکھ لو۔ اس سے آگے تمہارے ذوق اور اخلاص پر منحصر ہے مگر اس قدر سکھادینا میرا فرض ہے۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے تم دن میں فراغت کے وقت دو تین رکوع کا ترجمہ دیکھ لیا کرو اور شام کو مجھے سنا دیا کرو چنانچہ اس طریقہ پر انہوں نے امتحان تک مجھ سے قرآن کا ترجمہ سن لیا۔“

(تحدیث نعمت ص6)

• مثالی والدین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پراپنے والد محترم کے ذکر میں فرمایا:

”اللہ تعالیٰ میرے باپ پر رحم فرمائے۔ انہوں نے مجھ کو اس وقت جب کہ میں تحصیل علم کے لئے پردیس جانے لگا ۔ فرمایا اتنی دور جاکر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا۔“

(حیات نور از مکرم عبدالقادر سابق سوداگرمل، صفحہ 19)

• کتب بینی کی عادت

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا۔

”مجھ کو اپنے سن تمیز سے بھی پہلے کتابوں کا شوق تھا بچپنے میں جلد کی خوبصورتی کے سبب کتابیں جمع کرتا تھا۔ سن تمیز کے وقت میں نے کتابوں کا بڑا انتخاب کیا اور مفید کتابوں کے جمع کرنے میں بڑی کوشش کی۔ “

(حیات نور از مکرم عبدالقادر سابق سوداگرمل، صفحہ 9)

• محنت کی عادت

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آپ کے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو شیخ محبوب عالم خالد گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ روزانہ کالج کے علاوہ چھ سات گھنٹے پڑھتے تھے اور چھٹی والے دن بارہ بارہ، تیرہ تیرہ گھنٹے پڑھتے تھے۔

(حیات ناصر صفحہ:65)

• شادی کے فوراً بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن روانگی

6ستمبر 1934ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مرزا ناصر احمدؒ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھجوایا۔ آپ کی شادی کو ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ آپ اعلیٰ تعلیم کیلئے پردیس کو رخت سفر باندھ کر روانہ ہوگئے۔

(حیات ناصر صفحہ: 79)

• 12گھنٹے پڑھائی

حضرت مرزا ناصر احمدؒ نے اپنے زمانہ قیام انگلستان میں ساتھی طلبہ کو بطور خاص دیکھا کہ وہ کتنا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا،

” آکسفورڈ میں اچھا طالب علم وہ سمجھا جاتا ہے جو کلاس ورک کے علاوہ بارہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرتا ہے ، یعنی کلاس روم کے علاوہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرنے والا اچھا طالب علم اور آٹھ گھنٹے سٹڈی کرنے والا درمیانہ طالب علم اور جو کلاس روم کے علاوہ پانچ گھنٹے سٹڈی کرتا تھا اس کے متعلق وہ کہتے تھے کہ پتہ نہیں یہ یہاں کیوں آگیا ہے ؟ اسے پڑھائی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر ہمارے ہاں اچھا طالب علم شائد اسے سمجھا جاتا ہے جو روزانہ پانچ گھنٹے اوسط پڑھتا ہے لیکن وہاں انہوں نے وقت مقرر کیا ہوتا ہے کہ آٹھ یا دس گھنٹے یا بارہ گھنٹے ضرور پڑھائی کرنی ہے۔“

(حیات ناصر صفحہ101)

• سعادت مند بیٹا

مکرم زکریا ورک اپنے تعزیتی مضمون میں ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب مرحوم کے سعادت مند بیٹے ڈاکٹر طاہر اعجاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

” آپ کا لخت جگر ڈاکٹر طاہر اعجاز(ایم ڈی)اس وقت سان تیاگو ، کیلی فورنیا میں برسر روزگار ہے۔ نہایت سعادت مند بیٹا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے سترہ یا اٹھارہ سال قبل جب وہ کنگسٹن کے جنرل ہسپتال میں ٹریننگ کے لئے آیا تھا تو میں نے اس کی رہائش کا انتظام کیا تھا۔ جب ہوٹل میں میں اس کو چھوڑنے گیا تو دیکھا کہ سوٹ کیس میں سب سے اوپر جائے نماز رکھا تھاجس کو اس نے سب سے پہلے باہر نکالا۔ میرے استفسارپر جو یادگار جواب دیا وہ آج بھی میرے ذہن پر ثبت ہے۔ کہنے لگا کہ میری والدہ نے نصیحت کی تھی کہ Don't leave home without it یعنی جائے نماز کے بغیر سفر کے لئے نہ نکلنا۔ اس زمانے میں ٹیلی ویژن پر اشتہار آتا تھا کہ امیریکن ایکسپریس کارڈ کے بغیر گھر سے باہر مت جاؤ۔ تو اس مناسبت سے والدہ کی نصیحت بہت ہی موزوں اور اچھی تھی۔ نیک ماں نے بچے کی کتنی اچھی تربیت کی تھی اور بچہ بھی کتنا تابعدار کہ والدہ کی نصیحت کو حرز جاں بنالیا۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، یکم دسمبر 2014ء)

• غیر معمولی جذبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ لاہور میں بی اے کی تعلیم پارہے تھے کہ اچانک آپ نے کالج چھوڑدیا اور قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے قرآن و حدیث پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔

مکرم میر محمود احمد ناصر کی روایت ہے کہ کالج چھوڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کسی طالب علم نے ...احمدیت کے متعلق کوئی ایسا سوال کیا جس کا آپ فوری جواب نہ دے سکے۔ اس کا آپ کی طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آپ نے کالج چھوڑ دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ جب تک میں قرآن پورے طور پر نہ پڑھ لوں گا میں کالج نہیں آؤں گا۔

(حیات بشیر، صفحہ 27)

اسی حوالہ سےمحترم قاضی ظہور الدین اکمل رسالہ تشحیذالاذہان میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے فرمایا وہ کالج تو پھر مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ۔ ممکن ہے کہ قرآن مجید اور حدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نورالدین ایسے پاک انسان سے پھر موقع نہ مل سکے اس لئے میں نے یہی بہتر جانا۔

آپ کے کالج چھوڑنے کا پرنسپل کو خاص افسوس ہوا، اس نے یہ الفاظ لکھے An Excellent Student. His leaving is a loss to the college. (G. A. W.)

یقیناً آپ ایک لائق طالب علم تھے اور آپ کا کالج کو چھوڑ جانا کالج کے لئے ایک نقصان دہ امر ہے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان ، ماہ مارچ 1913ء)

• سینئرز اور جونیئرز

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی شہادت کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

”ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمود کہتے ہیں کہ ہم میڈیکل کالج میں روم میٹ تھے،وہاں دیکھنے کا موقع ملا، صوم و صلاۃ کے پابند تھے اور میرے سے سینئر تھے اس لئے کوئی غلط کام دیکھتے تو بڑے پیار سے رہنمائی بھی فرماتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ہمیشہ غالب رہا۔“ (الفضل انٹرنیشل لندن،20جون 2014ء)

• ایام طالب علمی میں بیعت اور مخالفت پر صبر و استقامت

حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ کے متعلق لکھا ہے کہ

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر جب آپ کو ملی اس وقت آپ میڈیکل کالج لاہور کے طالب علم تھے۔ ایام طالب علمی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی بصیرت دی کہ آپ نے اپنے والد محترم سے ذکر کیا اور اجازت حاصل کرکے فوراً بیعت کرلی۔ ایک روایت ہے کہ آپ کے والد نے استفسار فرمایا کہ اگر یہ وہی مسیح ہے جس کی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اس بیعت کے بعد آپ کے گھر اور باہر دونوں اطراف سے سخت مخالفت ہوئی گھر میں بھائیوں نے بائیکاٹ کیا اور موچی دروازہ کی حویلیوں اور تاج پورہ اور شیخوپورہ روڈ پر آبائی زمین سے حصہ دینے سے انکار کردیا۔“

(سیرت و سوانح حضرت حافظ خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین۔صفحہ:61)

• درسی کتب میں ایثار

ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کے بارہ میں ان کے کلاس فیلو مکرم مبارک صدیقی بتاتے ہیں۔

”سکول کے زمانے میں بعض اوقات کورس کی ساری کتابیں میرے پاس نہیں ہوتی تھیں تو یہ مجھے کہتے کہ آدھا دن کتاب میں نے پڑھ لی ہے اب آدھا دن کتاب تم پڑھ لو، حتیٰ کہ بعض اوقات عین اس وقت جب اگلے روز امتحان ہوتا تھا آپ جلدی جلدی کتاب پڑھ کر مجھے پکڑا جاتے کہ اب باقی دن تم پڑھ لو، اس کے باوجود بھی آپ زیادہ تر اول پوزیشن ہی حاصل کرتے تھے۔“

(الفضل انٹرنیشل ، لندن، 20جون 2014ء)

• ریاضی کا علم تمہاری میراث ہے

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم اے کرنے کے بعد 1946ء میں کیمبرج پہنچا۔ کیمبرج کے کلاس روم میں طالبعلم اس انداز میں بیٹھتے ہیں جس طرح نماز پہلے نمازی مسجد میں آکر بیٹھتے ہیں۔ لیکچرار کے آنے سے پیشتر ایک سناٹا ہوتا ہے ۔ لیکچر کے درمیان

باقی ص 7 پر

لئیق احمد مشتاق ۔ سرینام

جماعت سرینام کی مذہب کے عالمی دن کے پروگرام میں شرکت

ہر سال دنیا میں جنوری کا تیسرا اتوار مذہب کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے قائم تنظیم گزشتہ چونتیس سال سے سرینام میں مذہب کے عالمی دن کے موقعہ پر پروگرام منعقد کرتی ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے کسی ایک موضوع پر اپنے مذہب اور عقیدے کے حوالے سے تعلیم پیش کرتے ہیں، اس تنظیم کو سرکاری سرپرستی بھی حاصل ہے۔جنوری 2011 میں جماعت کو پہلی بار اس پروگرام میں شرکت کی دعوت ملی، اور تب سے یہ سلسلہ جاری ہے، اور گزشتہ سالوں میں جماعت کانفرنس کی کاروائی نوٹ کرنے اور ریفریشمنٹ کی ڈیوٹی کے فرائض ادا کرنے کا موقعہ بھی حاصل کر چکی ہے۔ امسال یہ پروگرام مورخہ 19جنوری کو آریہ سماج کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔

ملک میں 25 مئی کو عام انتخابات ہونے ہیں اس لئے امسال کانفرنس کا موضوع ’’شہری کے حقوق و فرائض‘‘ تھے۔ جماعت کو بھی اس حوالے سے پاور پوائنٹ پریذنٹیشن تیار کرنے کی دعوت ملی۔ اس پریذنٹیشن کے لئےجماعت کی طرف سے عزیزم محمد صہیب اسد کا نام بھجوایا گیا۔امسال خاص بات یہ تھی کہ لجنہ اماءاللہ سرینام نے اس پروگرام میں سٹال لگانے اور فولڈر تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔اس مقصد کے لئے انہوں نے خاص طور پر بینز تیار کروائے۔ پروگرام کا آغاز دن دس بجے ہوناتھا اور ناصرات نے ساڑھے نو بجے سے ’’اسلامی پردہ ‘‘ اور’’ اسلام آزادیٔ ضمیر کا ضامن ‘‘ کے موضوع پر فولڈرز تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا، جو آخر تک جاری رہا۔ لجنہ نے ہال میں مختلف جماعتی کتب کی نمائش اور سٹال لگایا ، اور اس پروگرام میں یہ واحد سٹال تھا، اس لئے تمام حاضرین نے اس سٹال کا دورہ کیا، اور جماعت کے کام کی تعریف کی۔

اس پروگرام کا افتتاح ڈائریکٹر مذہبی امور سرینام نے کیا۔ اور آٹھ مختلف افراد نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق مقررہ موضوع پر اظہار خیال کیا۔

خداتعالیٰ کے فضل سے اسلام کی نمائندگی میں محمد صہیب اسد نے قرآنی آیات اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات پر مبنی پریذنٹیشن بہت اعتماد کے ساتھ پیش کی ، جسے حاضرین نے بہت سراہا۔ اور پروگرام کے اختتام پر متعدد افراد نے گلے لگا کر انہیں مبارکباد پیش کی، اور اس بات کی بھی تعریف کی کہ تمام معلومات مقررہ موضوع کے عین مطابق تھیں۔اس پروگرام میں مہمان مقرر کے طور پر(Pro. Dr. Mr. Hans Breeveld) پروفیسر ڈاکٹر ہانس بریفیلڈ بھی مہمان مقرر کے طور پر شامل ہوئے، موصوف مئی 1991میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ سرینام کے وقت ملک کے وزیر داخلہ تھے اور انہیں حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ پروگرام کے اختتام پر خاکسار نے ان سے ملاقات کی اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات یاد کروائی جس کا انہوں نے بہت عقیدت سے ذکر کیا، اور حضور کی طرف سے دستخط شدہ ملنے والی کتاب (A Man of God)کا بھی ذکر کیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام میں جماعت کی شرکت ہر لحاظ سے کامیاب رہی، تمام شرکاجماعتی فولڈرز پڑھتے نظر آئے۔لجنہ اما اللہ کی شرکت اور ان کے کام کی تعریف کی گئی۔

مورخہ 20 جنوری کو ملک کے کثیر الاشاعت روزنامہ ’’داخ بلاد سرینام ’’(Dagblad SURINAME)نے اپنے مرکزی رنگین صفحے پراس کانفرنس کے انعقاد کی خبر شائع کی ، اور تمام مقررین میں صرف محمد صہیب اسد کی تصویر کے ساتھ ان کی پریذنٹیشن کے خاص پوائنٹ شائع کئے۔ الحمد للہ علیٰ ذلك۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جماعت سرینام کے نفوس و اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

******

بقیہ از ص 6۔علم دوستی کے واقعات

میں انگریز طالب علم چار چار قسم کی سیاہیوں والا قلم اور صحیح لکیریں ڈالنے کے لئے رولر استعمال کررہا ہوگا۔ اس کی نوٹس لینے والی کاپیاں ایسی احتیاط سے لکھی گئی ہوں گی جیسے پروفیشنل خوش نویس لکھ رہا ہو۔ میرے ساتھ والے طالب علم براہ راست سکولوں سے آئے تھے ۔ عمر میں مجھ سے سب کم تھے لیکن ان کی خود اعتمادیوں اور امنگوں کا وہ عالم تھاجسے تحصیل کرنے کے لئے مجھے کم از کم دو سال درکار ہوئے۔ وہ ایسے ماحول سے آئے تھے جس میں ان کے سکولوں کا ہر استاد اچھے پڑھنے والے بچوں کو یہ سمجھا کر کیمبرج روانہ کرتا تھا کہ عزیز تم اس قوم کے فرزند ہو جس میں نیوٹن پیدا ہوا تھا۔ سائنس اور ریاضی کاعلم تمہاری میراث ہے اگر تم چاہو تو تم بھی نیوٹن بن سکتے ہو۔

کیمبرج یونیورسٹی کا ڈسپلن

کیمبرج میں ڈسپلن کا انداز بھی میرے لئے نیا تھا کیمبرج میں بی اے کا امتحان آپ زندگی میں صرف ایک بار دے سکتے ہیں۔آپ خدا نخواستہ فیل ہوجائیں تو پھر دوسری بار امتحان دینا ممکن نہیں۔ ہاسٹل کے ڈسپلن کا یہ عالم تھا کہ دس بجے رات تک آپ بلااجازت باہر رہ سکتے ہیں۔ دس سے بارہ بجے تک ایک پینی جرمانہ لیکن اگر آپ بارہ بجے کے بعد آئے تو 7 دن کی Gatingہوگی اور اگر سال کے دوران تین بار ایسا ہوا تو آپ کو کیمبرج سے نکال دیا جائے گا۔

کیمبرج میں ہر طالب علم Adultتصور کیا جاتا ہے۔ اپنے سب کاموں کا ذمہ دار گنا جاتا ہے ۔ اس سے بے جا تعرض نہیں ہوتا لیکن اس کی سزائیں بھی وحشیانہ تھیں۔جنہیں وہ طالب علم مردانہ وار قبول کرتے تھے۔

کیمبرج میں یہ سختیاں 1968ء کے بعد سے ہٹ گئیں۔کیمبرج کا طالب علم ہاتھ سے کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ پہلے دن جب میں St. John Collegeپہنچا ،میرا 30 سیر کا بکس لے کر ریلوے اسٹیشن سے ٹیکسی پر چلا آیا لیکن جب کالج پہنچ کر میں نے پورٹر کو بلایا اور کہا کہ یہ میرا بکس ہے تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے یہ Wheel Borrow ہے آپ اسے اٹھایئے اور باقیوں کے ساتھ اپنے کمرے میں لے جائیے۔‘‘

(ماہنامہ خالد، ڈاکٹر عبدالسلام نمبر، صفحہ 56-57)

- **شوق**

مکرم زبیر احمد نے اپنے تایا چوہدری منظور احمد کے بارہ میں تعزیتی مضمون میں لکھاکہ

’’آپ میٹرک تک سکول جاتے رہے لیکن ساری عمر زمیندارہ کیا، اس کے باوجود اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ہمارے سب سے بڑے تایا زاد کرنل مشہود احمد صاحب کو فزکس میں Ph.Dکی اجازت ملی تو ہمیں یاد ہے کہ ہم والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھنے گئے تو تایا جان بہت خوش تھے۔......دو بیٹوں نے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے M.Sc تک تعلیم حاصل کی۔‘‘

(روزنامہ الفضل ۔ ربوہ۔ 25جون 2014ء)

- **گھریلوملازم کو تلقین**

مکرم احمد سعید اختر ابن محترم ماسٹر فضل الرحمن بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے متعلق ان کی اہلیہ نے لکھا۔

’’سب بچوں کو بہترین دینی اور دنیاوی تعلیم دلوائی اور خود بھی اپنے علم میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اپنے آخری دنوں میں بڑے بیٹے میجر احمد نعیم اختر کے گھریلو ملازم کو تلقین کرتے کہ ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کرو۔علم انسان کو دین و دنیا میں اچھا مقام دیتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل۔6 مئی 2014ء)

******

مساجد کے آداب

مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک کی جانی چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے۔ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِاللّٰہِ(مسلم کتاب الطھارۃ)کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اورقرآن مجید پڑھنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔مسجد میں لہسن ، پیاز اور بدبو دار سبزی کھا کر نہیں آنا چاہئے کیونکہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے ۔ مساجد میں بیٹھ کر خریدو فروخت کی باتیں نہیں کرنی چاہئے۔مساجد میں خالص ذاتی کاموں کے متعلق باتیں کرنا منع ہے۔ اس لئے مسجد میں کھوئی ہوئی چیز تلاش کرنے کی بھی ممانعت آئی ہے۔آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایاہے کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التعلق یوم الجمعۃ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13دسمبر 2019ء کو ’’روزنامہ الفضل لندن‘‘ کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء فرما دیا ہے۔ آپ مندرجہ ذیل لنکس پر استفادہ اور رابطہ کر سکتے ہیں۔

Web Link:ویب لنک

www.alfazlonline.org

Android App اینڈرائیڈ ایپ

ANDROID APP ON Google play

(انشاء اللہ بہت جلد IOS ایپ بھی لانچ کر دی جائے گی)

Twitter:ٹویٹر

@alfazlonline

رابطہ، مضامین و اعلانات کے لئے

info@alfazlonline.org

0044-7493-785065

saeed.ahmad@alfazlonline.org

0044-7951-614020

’’براہ مہربانی اس میسج کو اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بکثرت بھجوائیں۔‘‘

دعا کی درخواست کے ساتھ
جزاکم اللہ
سعید الدین احمد
(سیکرٹری کمیٹی روزنامہ الفضل لندن)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ارشد محمود۔ سیکرٹری اشاعت گلاسگو

سالانہ امن کانفرنس۔ گلاسگو اسکاٹ لینڈ

مورخہ 19 جنوری 2020ء بروز اتوار کو جماعت احمدیہ گلاسگو نے اپنی سالانہ امن کانفرنس (New Year Dinner) کا انعقاد کیا۔ ہر سال کی طرح مقامی اسکاٹش مسلم و غیر مسلم احباب کو بھی نئے سال کے موقع پر مدعو کیا گیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو کے ہال میں شام چار بجے کیا گیا تھا اور اس کانفرنس کا موضوع تھا ”عالمی امن کے قیام میں اسلام احمدیت کا کردار“۔ مسجد کی لائبریری میں قرآنِ کریم اور جماعت کی دوسری کتب کی ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جہاں مہمانوں کو جماعت کی کتب اور خُلفائے احمدیت کا تعارف پیش کیا گیا نیز مشروبات سے اُن کی تواضع کی گئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی اور تفصیل سے ذکر کیا کہ جنگوں نے عالمی امن کو تباہ وبرباد کیاہے۔ ان جنگوں نے انسانی نفسیات پر تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں نیز ان لڑائیوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے جسے ہمارے امام جماعت نے اپنے خطابات میں واضح کیاہے۔ اسلام کا مطلب ہی فرمانبرداری اور امن ہے اور اس کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکیں۔ اسلام کی پُرامن تعلیم پر عمل کرکے ہی ہم ایک مثالی معاشرے کا قیام کرنے میں اپنا اہم کردارادا کرسکتے ہیں۔ اس تقریر کو سب مہمانوں نے نہایت غور سے سُنا اور اسلام احمدیت کی پُر امن تعلیم سے بہت متاثر ہوئے اوراسی موضوع پر مختلف سوالات بھی کئے جن کے جواب پینل میں موجود علمائے کرام، سیاست دانوں اور اسکاٹش پولیس کے چیف نے دئے۔

بعد ازاں مکرم احمد اووزو کونیڈوسیکرٹری تبلیغ گلاسگو نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اورجماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام پر مشتمل ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں آپ نے عالمی طور پر پیدا شدہ بے چینی، خراب سیاسی و مذہبی حالات اور جنگوں سے پیدا ہونے والی تباہی کا ذکر کیااور اس کا حل عالمی رہنماؤں کے سامنے رکھا۔

اس کانفرنس کے مہمانِ خصوصی مولانا طاہر سلبی مبلغ انچارج نارتھ ایسٹ ریجن نے اپنا اختتامی خطاب کیا جس میں آپ نے

آخر میں پاسٹر پیٹر گل کو مدعو کیا گیا جو ہمارے پروگرامز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات سے بہت متاثر ہوں اور خاص کر خلیفہ صاحب کی ان کوششوں کو سراہتا ہوں جو وہ عالمی امن کو قائم رکھنے کی خاطر کررہے ہیں۔

اس پروگرام کا اختتام دُعا سے ہوا ۔اس کانفرنس میں 65 سے زائد غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی جنہیں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

****

اویس احمد نصیر

سعودی عرب کی پہلی نابینا وکیل خاتون

لیلیٰ قبی سعودی عرب کی پہلی نابیناخاتون ہیں جنہیں وکالت کی پریکٹس کرنے کے لئے لائسنس جاری کردیا گیا ہے۔ابھی تک سعودیہ میں102خواتین وکالت کی پریکٹس کر رہی تھیں اور اس سال مزید 39 خواتین کو پریکٹس کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیلیٰ قبی نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا

”میں ایک عام عورت کی طرح پریکٹس کرتی ہوں۔میری معذوری میری شکست کا سبب نہیں بنی اور میرے گھر والوں نے مجھے سب سے زیادہ حوصلہ دیا ہے“ (هافينغتون بوست عربی۔20.11.2016)

سعودی خواتین کی کھیلوں میں شمولیت

5 تا 21اگست 2016 برازیل کے شہر ریودے جنیرو میں ہونے والی اولمپکس گیمز میں سعودی عرب کی 4خواتین نے بھی حصہ لیاجبکہ اسی سال مصر کی ایک خاتون سارہ احمد نے ویٹ لفٹنگ کے مقابلہ میں تمغہ جیتا اور مصر کی تاریخ میں پہلی خاتون میڈلسٹ ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا۔2016 اولمپکس میں سعودی خواتین کی یہ دوسری مرتبہ شرکت تھی جبکہ اس سے قبل اولمپکس 2012 میں دو سعودی خواتین نے حصہ لیا تھا۔

طلوع و غروب آفتاب

7فروری 2020ء

	طلوع	غروب
مکہ مکرمہ	05:40	18:14
مدینہ منورہ	05:44	18:10
لندن	05:38	17:03
قادیان	05:55	18:07
ربوہ	05:35	17:47